

پریس ریلیز

حیدرآباد میں 27 فیصد بچے سکولوں سے باہر ہیں میڈیا کو تعلیم کے شعبہ میں سیاسی مداخلت کی بھی نشاندہی کرنی چاہیے۔ علم و آگاہی ورکشاپ

حیدرآباد (10 اپریل 2014) تعلیم سندھ حکومت کی بنیادی ترجیح ہوتی چاہیے پاکستان میں ہر چار گھنٹہ سکولوں میں سے تین سکول سندھ میں پائے جاتے ہیں۔ میڈیا کو تعلیم کے شعبہ میں سیاسی مداخلت کی بھی نشاندہی کرنی چاہیے۔ ان قاطع پر مشتمل پاکستان کی طرف سے حیدرآباد کے صحافیوں کے لئے منظرہ ہونیوالی علم و آگاہی تعلیمی صحافت کی ورکشاپ میں شرکاء میں اتفاق رائے پایا گیا۔

صدر حیدرآباد پریس کلب شفاق مگر نے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم کے شعبہ پر توجہ دے کر ہم اپنے نظام کو راہ راست پر لاسکتے ہیں اور صحافیوں کو تعلیم کے شعبہ میں سیاسی مداخلت کی نشاندہی کرنا چاہیے۔ خواتین کو تعلیمی صحافت میں آنے کی ایشیہ ضرورت ہے پاکستان کا میڈیا معاشرے میں معیاری تعلیم کی ضرورت پر زور دینے کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کر سکتا ہے۔

سابقہ رکن سینیٹ ڈاکٹر میسرے نے بھی ادارہ جات حیدرآباد اور جنرل شاہد پروین امر نے تعلیم کے شعبہ کے موجودہ صورت حال اور پیش چلنے پھرنے کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آئین کے آرٹیکل 37 کے تحت ریاست کو کم سے کم عرصہ میں ماخوذ کی کا خاتمہ کر کے ہائی تعلیم کی مفت اور لازمی فراہمی یقینی بنانی اور پیشہ ورانہ تعلیم کی ہر سطح پر دستیابی اور مصروفیت کی بنیاد پر فرد کے لئے اعلیٰ تعلیم کے کیساں مواقع پیدا کرنا چاہیے۔

ادارہ تعلیم و آگاہی کے نامہ نگار ہمتا زلی پیر زادہ نے سالانہ تعلیمی رپورٹ 2013 کے نتائج بیان کرتے ہوئے کہا کہ حیدرآباد میں چار برس سے صرف 1 چھانچہ بی بی کا ہولڈنگ ہونے لگا ہے جبکہ 6 سے 16 سال تک کی عمر کے بچوں کا سیکھنے کا عمل بہت کمزور ہے۔ 70 فیصد بچے اور 30 فیصد بچیاں سرکاری سکولوں میں داخل ہیں جبکہ پرائیویٹ سکولوں میں یہ تعداد 49 فیصد اور 51 فیصد ہے۔

علم و آگاہی کے پروگرام منیجر آصف فاروقی نے کہا کہ سندھ میں تعلیم کے شعبہ پر صرف ہونیوالا بجٹ ضرورتوں کے حساب سے بہت محدود ہے۔ پورے صوبے سندھ میں 77 فیصد سرکاری سکولوں کی تعمیراتی عملیات ختم ہیں جبکہ صوبے بھر کے سکولوں میں سے نصف سکول ناکٹ جیسی بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان اقوام متحدہ جی 77 کی پروگرام کی انسانی ترقیاتی رپورٹ 2013 کے مطابق عوامی اصراف میں عالمی سطح پر 187 ملین ڈالر سے 177 ملین ڈالر پر ہے۔ پاکستان GDP کا 2 فیصد تعلیم پر خرچ کرتا ہے۔

پیر ایم کورٹ کے گھوسٹ اور غیر فعال سکولوں کے حالیہ جائزے کے مطابق ٹھنڈا اور تھر پارکر میں گھوسٹ اور غیر فعال سکولوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ معاشرے کے ہر طبقہ کو سندھ میں شعبہ تعلیم کی بہتری کے لیے مل کر کوشش کرنی چاہیے کیونکہ معیاری تعلیم ہی آئندہ نسلوں کی ترقی کا فیصلہ کرتی ہے۔ ایک روزہ ورکشاپ کا افتتاح مشعل پاکستان نے علم آئیڈیاز (3 سالہ برطانوی ترقیاتی ادارہ کے پروگرام) کے تحت کیا تھا جس میں اخباری ٹیلیوژن، ریڈیو اور آن لائن جرنلزم سے منسلک 30 سے زائد صحافیوں کے ورکشاپ میں شرکت کی۔

الف اعلان کے تعلیمی اعداد و شمار کے مطابق سندھ میں پانچ سے ستر سال تک کی عمر کے کل 12 ملین بچے جن میں سے 6.1 ملین یعنی نصف بچے سکولوں سے باہر ہیں جن میں سے آدھی تعداد لڑکیوں کی ہے۔

عدنان فاروقی سینئر ماہر ابلاغیات نے سوشل میڈیا کے ذریعے کہانی بیان کرنے کے فن کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا آج کا دور سوشل میڈیا کا دور ہے اور شہری صحافت کی آمد نے صحافتی منظر نامہ ہی تبدیل کر دیا ہے جس میں ہر شہری کسی نہ کسی طرح خبر کی تشہیر میں شامل ہوتا ہے۔

علم و آگاہی اقدام کے ذریعے پورے پاکستان کے مختلف شہروں میں تعلیمی صحافت پر ورکشاپس کا انعقاد کیا جائے گا ان ورکشاپس کا مقصد صحافیوں کی استعداد کار کو بہتر بنا کر تعلیم کے مسائل کو میڈیا میں اجاگر کرنا ہے ہر علاقے سے 30 صحافیوں کو ایک ورکشاپ کے لیے منتخب کیا جائے گا تا کہ تعلیم کے شعبے کے اہم مسائل کی نشاندہی کر کے ان مسائل کی تفہیم کو بہتر بنایا جائے اور ان مسائل پر پورے ملک کرتے وقت کمیونٹی کے نقطہ نظر اور دیگر عوامل کو بھی مد نظر رکھا جائے۔

مشعل پاکستان بین الاقوامی میڈیا کی اخلاقیات کے لیے مرکز اور عالمی اقتصادی فورم کے عالمی مسابقی اور بیج مارکنگ نیٹ ورک کا پارٹنر ادارہ ہے، مشعل بنیادی صحت اور تعلیم سمیت پاکستان کو درپیش مسابقتی چیلنجز کی شناخت کرنے میں فورم کی معاونت کرتا ہے۔